حکومتِ پنجاب، محکمہ زراعت
شعبہ اصلاحِ آبپاشی، لاہور

ڈرپ آبپاشی

موضع سنگرال، ضلع راولپنڈی میں ڈرپ آبپاشی

ڈرپ آبپاشی کا نظام جسے قطراتی آبپاشی بھی کہتے ہیں، چند دہائیاں قبل وجود میں آنے والا آبپاش زراعت کیلئے بہترین نظام آبپاشی ہے۔ اب اس کا استعمال ساری دنیا میں کافی بڑھ گیا ہے، گرین ہاؤس، ٹنل فارمنگ اور باغات، اب اس کا استعمال ہر زرعی میدان میں ہو رہا ہے۔ خاص طور پر پچھلے چند سالوں میں ڈرپ آبپاشی کی ضرورت بہت بڑھ گئی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ پانی کے دستیاب وسائل میں مسلسل کمی ہورہی ہے۔ موجودہ دور میں پانی کے ذخائر کا صحیح استعمال اور بہتر طریقے سے آبپاشی کرنے کی ضرورت بہت بڑھ گئی ہے ڈرپ سے پانی کی کمی سمیت اور بہت سے مسائل حل کئے جا سکتے ہیں۔ بہت سے کاشتکاروں نے ڈرپ کے استعمال سے نہ صرف اپنی آمدن بڑھائی ہے بلکہ پانی کے اخراجات، مزدوری، کھاد، زرعی ادویات کے اخراجات بھی کم کر لئے ہیں۔ بہت سے زمیندار جن کے پاس ٹبوں کو ہموار کرنے کے وسائل نہیں تھے یا وہ جن کی زمینیں ریتلی ہونے کی وجہ سے کاشت کاری کے قابل نہیں ہیں، اب ڈرپ کی مدد سے ان زمینوں کو ہموار کئے بغیر کامیاب کاشتکاری کر رہے ہیں۔

ضلع راولپنڈی کا موضع سنگرال بھی زیادہ تر پہاڑی رقبے پر مشتمل ہے جہاں کاشتکاری کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ غیر ہموار زمینیں اور پانی کی کمی کاشتکاری کی راہ میں دو بڑی رکاوٹیں ہیں۔ یہاں کے رہائشی منیر مغل نے ان دونوں مسائل پر ڈرپ کی مدد سے قابو پایا اور اپنی زمین کو قابل کاشت بنا لیا ہے۔ پہاڑ کے پہلو میں کامیاب کاشتکاری کی یہ داستاں ان کے منیجر عبدالرشید اس طرح بیان کرتے ہیں۔

ڈرپ آبپاشی کے فوائد

- پانی کی بچت
- صحیح اور مقررہ وقت پر پانی کی فراہمی
- پیداواری اخراجات میں کمی
- پیداوار اور معیار میں بہتری
- جڑی بوٹیوں کی کم نشوونما
- کھاد و کیمیائی اجزاء کا بہتر استعمال
- ریتلے علاقوں کے لئے موزونیت
- غیر ہموار زمینوں کے لئے موزوں ترین

منیر مغل، موضع سنگرال، ضلع راولپنڈی

نظامتِ اعلیٰ زراعت (اصلاحِ آبپاشی) پنجاب
۲۱- آغا خان (ڈیوس) روڈ، لاہور

یہ جو باغ آپ کو نظر آ رہا ہے یہاں بالکل اسی طرح جنگل تھا جیسے آس پاس کے دوسرے پہاڑ نظر آ رہے ہیں۔ ڈیڑھ سال قبل محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاح آبپاشی کی بھرپور مالی اور تکنیکی مدد سے ہم نے اس جنگل والی زمین کو قابل کاشت بنایا ہے۔ گیارہ ایکڑ کے اس باغ میں نو ایکڑ پر 5500 انگور کا پودا لگا ہے جبکہ بقیہ دو ایکڑ پر اگلے سال لگائیں گے۔ ڈرپ آبپاشی میں پانی ،کھاد اور وقت کی بچت تو ہے ہی لیکن سب سے بڑا فائدہ اس غیر ہموار جنگل کو قابل کاشت بنانا ہے۔ یہ زمین جس طرح پہلے تھی اب بھی اسی طرح قدرتی حالت میں ہے۔ نہ ہم نے اسے ہموار کیا نہ ہی اس میں کھالے وغیرہ بنائے۔ ڈرپ آبپاشی نظام تنصیب کرنے والی کمپنی اور محکمہ زراعت والوں نے ساری زمین کا معائنہ کیا اور ڈرپ ڈیزائن کردی۔ شروع میں خوف ضرور تھا کہ پہلی مرتبہ اس زمین پر کچھ کاشت کر رہے ہیں پتا نہیں کیا ہوگا، تاہم اب پودوں کی بڑھوتری نے مطمئن کر دیا ہے کیونکہ انکی نشونما بہترین طریقہ سے ہو رہی ہے۔

پانی کیلئے ہم نے کنواں کھودا ہوا ہے، زیر زمین پانی کی غیر مسلسل اور محدود مقدار میں دستیابی ہونے کی وجہ سے

7.5 ہارس پاور کی موٹر کنویں سے پانی لیکر حوض میں ڈالتی ہے۔ اس حوض کی لمبائی ، چوڑائی 30x30 اور گہرائی 5 فٹ ہے۔ یہ حوض بھرنے میں آٹھ گھنٹے لگتے ہیں اس ٹینک کو گرمیوں میں تین دن جبکہ سردیوں میں پانچ سے چھ دن ڈرپ پر استعمال کرتے ہیں۔ گرمیوں میں نو ایکڑ کو سیراب کرنے کیلئے کل ایک گھنٹہ لگتا ہے اور روزانہ پانی دینا پڑتا ہے جبکہ سردیوں میں

45-50 منٹ میں ساری زمین سیراب ہو جاتی ہے۔ سردیوں میں ڈرپ کو روزانہ بھی نہیں چلانا پڑتا بلکہ بوقت ضرورت چلاتے ہیں۔

مجھے تو ڈرپ میں فائدے ہی فائدے نظر آئے ہیں نقصان کوئی نظر نہیں آیا، دیکھیں یہ جو پانی کا حوض ہے، اگر اس سے روایتی طریقے سے آبپاشی کریں تو شاید ایک ایکڑ کو بھی سیراب نہ کر سکیں جبکہ ڈرپ کے ذریعے ہم کم از کم تین دفعہ نو ایکڑ کو سیراب کرتے ہیں۔

جہاں تک کھاد اور دیگر زرعی ادویات کا تعلق ہے، زرعی ادویات ابھی تک استعمال کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی، البتہ کھاد استعمال کر رہے ہیں اور اس کا استعمال انتہائی آسان اور کم خرچ ہے۔ اب تک اس باغ میں صرف پانچ بوریاں کھاد استعمال کی ہیں۔ استعمال کا طریقہ بھی نہایت آسان ہے کھاد کی خاص مقدار جو کہ زرعی ماہرین نے بتائی ہے اس کا محلول بنا کر کھاد والے ٹینک میں ڈال دیتے ہیں، جو پانی میں شامل ہو کر پودوں کو مل جاتا ہے۔ اگر روایتی طریقے سے کھاد دیں تو 9 ایکڑ کیلئے کم از کم اب تک 9 بوری کھاد استعمال ہو چکی ہوتی۔ ڈرپ میں کھاد کم استعمال ہونے کے ساتھ ساتھ ضائع بھی نہیں ہوتی کیونکہ یہ سیدھی پودوں کی جڑوں میں جاتی ہے اور غیر ضروری جڑی بوٹیوں کو کھاد نہ ملنے کی وجہ سے ان کی افزائش بھی نہیں ہوتی، اسی لئے ان جڑی بوٹیوں کو تلف کرنے کی محنت اور اخراجات کی بھی بچت ہو جاتی ہے۔

اگر کوئی مجھ سے یہ سوال کرے کہ کیا اس جگہ پر ڈرپ کے علاوہ کسی اور طریقے سے کاشتکاری ممکن ہے تو میرا جواب نفی میں سر ہلاتے ہوئے ایک مسکراہٹ ہوتی ہے ، کیونکہ اس علاقے میں یا تو بارانی فصل کاشت ہوتی ہے یا بھر رہٹ سے آبپاشی کرتے ہیں۔ بارانی فصل کیلئے بھی زمین کو ہموار کرنا ضروری نہیں ہوتا ہے جبکہ رہٹ سے آبپاشی کیلئے کھیت ہموار ہونا ضروری ہے، جس سے پھر بھی ایک ایکڑ دو دن میں سیراب ہوتا ہے۔

ڈرپ آبپاشی پوٹھوہاری علاقے کیلئے بہت بڑا انقلابی قدم ہے اور میں تو تمام کاشتکاروں سے یہی کہوں گا کہ ڈرپ آبپاشی نظام لگوائیں، اپنے اخراجات گھٹائیں، اپنی غیر آباد زمینوں کو قابل کاشت بنائیں اور اپنی آمدن میں اضافہ کریں۔